



م نماز میں کلام کیا کرتے تھے آدمی دوران نماز اپنے بغل والے شخص سے بات کر لیا کرتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی **وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ** ”اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے رہنا کرو“ اس کے بعد میں نماز میں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور بات چیت سے روک دیا گیا

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: م نماز میں کلام کیا کرتے تھے آدمی دوران نماز اپنے بغل والے شخص سے بات کر لیا کرتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی **وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ** ”اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے رہنا کرو“ اس کے بعد میں نماز میں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور بات چیت سے روک دیا گیا
[صحیح] [متفق علیہ]

نماز بند اور رب کے مابین ایک تعلق کا نام چنانچہ یہ مناسب نہیں کہ نمازی اس حال میں اللہ کے ساتھ مناجات کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول ہو۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کر رہے ہیں کہ ابتداء اسلام میں لوگ نماز میں حسب ضرورت بات چیت کر لیا کرتے تھے مثلاً کوئی شخص اپنی ضرورت کے بارے میں اپنے پیلو میں موجود شخص سے بات کر لیا کرتا تھا اور نبی ﷺ نے سب سے منع فرمایا، لیکن اس سے منع نہ فرماتا لیکن چونکہ نماز حالت میں بند کی اللہ سے م کلامی میں اذہماک، اس لیے مخلوق سے م کلام ہونے کی گنجائش باقی نہیں رکھتی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ مسلمان نماز کو دوسری آلائشوں سے بچائیں، چپ رہیں اور بات چیت نہ کریں۔ چنانچہ یہ آیت نازل فرمائی: **حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ** ”نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے رہنا کرو“ چنانچہ صحابہ کرام کو معلوم ہو گیا کہ انہیں نماز میں کلام کرنے سے منع کیا گیا ہے؛ اس لیے انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ رضی اللہ عنہم

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/5204>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

